قران کی تدوین و ترتیب

منطقی اعتراضات

تحریر واعتراضات کنندہ نعمان عالم

پندرہ رمضان، چودہ سو بیالیس ہجری

مقدمات واعتراضات

جب پیغمبر اسلام پر وحی آتی تھی تو آپ اپنے قریبی اصحاب کو سناتے تھے جو اسکو یاد کر لیتے تھے، کچھ چمڑے پر نوٹ کر لیتے تھے، کچھ کپڑے پر لکھ رکھتے تھے اور کچھ کاغذ پر، الغرض جسکو جو کچھ میسر ہوتا تھا اسی پر اکتفا کرتا اور اگر کسی کو کچھ بھی میسر نہ ہوتا تو وہ زبانی یاد کرتا یعنی حفظ کر لیتا تھا

عرصہ تیئس سال تک لگ بھگ بیالیس اصحاب نے قران کو حفظ کیا، کپڑوں پر لکھا اور چمڑے اور کچھ کاغز پہ لکھا، کیونکہ محمد خود لکھنا پڑھنا نہیں جانتے تھے

اعتراض نمبر ایک

ہم سب کو یہ بتایا جاتا ہے کہ محمد بہت ہی ذہین انسان تھے، اور انکی تنظیمی قابلیت اور صداقت ہی دو بنیادی وجوہات تھیں جنکی بنیاد پر خدیجہ بنت خوالید نے انکو اپنایا تھا

ایک نہیں، دو نہیں، پانچ نہیں، دس نہیں پورے تیئس سالوں تک محمد عربی کو خود یہ خیال کیوں نہ آیا کہ وحی کے سلسلہ کو قلمبند ہونا چاہیے یا اسکا کوئی ریکارڈ مرتب کیا جانا چاہیے، اور خود خدا نے محمد کو یہ اشارہ کیوں نہ دیا کہ میرے الفاظ جو وحی کی صورت نازل ہوتے ہیں انکا کوئی منظم ریکارڈ یا قلمبندی کا انتظام کیا جائے تاکہ بعد میں ہم جیسے کافر لوگ اس پر سوال نہ اٹھائیں

اعتراض نمبر دو

جب محمد عربی خود لکھنا پڑھنا نہیں جانتے تھے تو وہ اپنے اصحاب جو مختلف اوقات میں مختلف تھے، کبھی بیالیس اکھٹے نہیں ہوتے تھے تو محمد عربی حفظ شدہ قران کا چیک اور بیلنس کیسے کرتے تھے؟ یا اگر وہ یہ کام نہیں کرتے تھے تو اور کون کرتا تھا جسکا ذکر کہیں موجود نہیں یعنی قران کس نے کتنا یاد کیا اور کون سی وحی کو کیسے یاد کیا اس بات کا چیک اور بیلنس کہیں موجود نہیں، تو پھر مغالطات کی موجودگی کو رد کیسے کیا جائے؟

یہاں یہ بات یاد رہے کہ وحی کا سلسلہ ایک دو ماہ نہیں پورے تئیس سال پر مبنی تھا اور ان تئیس سالوں میں بیالیس لوگوں کے حفظ و نقول کی کوئی مستند تاریخ موجود نہیں ہے اور یہاں تک کہ ان بیالیس نقالوں اور حفاظ میں سے کچھ وفات بھی پا گئے تو انکے حصے میں جو وحی آتی تھی قران کا وہ حصہ کہاں ہے؟

جب محمد وفات پا گئے تو ابو بکر خلیفہ کے منصب پر فائز ہوے، اور اسی سال یمامہ کی جنگ ہوئی جس میں مسلمانوں نے مسلیمہ بن حبیب جو کہ نبوت کا دعویدار تھا اسکو قتل کیا اور اسکے ساتھیوں سے لڑتے ہوے ستر کے قریب ایسے لوگ مارے گئے جو قران کو حفظ کیے ہوے تھے، یہ قران اور مسلمانوں کا بہت بڑا نقصان سمجھا جاتا ہے- اسی موقع پر عمر ابن خطاب نے اس بات کی ضرورت محسوس کی کہ جمیں وہ قران جو لوگوں کو یاد ہے اور کسی کے پاس لکھا ہوا موجود ہے اسکو کسی کتابی شکل میں لانا ضروری ہے تو خلیفہ وقت یعنی ابو بکر نے بارہ بندوں پر مبنی ایک ٹیم تشکیل دی جو عمر ابن خطاب کے گھر میں جمع ہوے اور اپنی اپنی تحاریر لے کر قران کی ترتیب و تالیف کی بنیاد رکھی

اعتراض نمبر تین

ان بیالیس لوگوں میں سے اکثر کی تعداد اس جنگ میں موجود تھی اور اکثر ہی مارے گئے، وہ ٹیم جو تشکیل دی گئی اس میں بارہ اصحاب موجود تھے، یعنی وحی کے بیالیس حافظوں، قاریوں اور لکھاریوں کا بمشکل تیسرا حصہ جسکا مطلب عین یہ ہے کہ نزول وحی کے بمشکل تیس فیصد حفاظ و کاتبین نے زیادہ سے زیادہ پچاس فیصد وحی کو قلمبند کرنا شروع کیا، کیونکہ بیالیس میں سے بمشکل بارہ لوگ کیسے باقی کے تیس حفاظ جو مختلف اوقات کار میں وحی کو سنتے اور حفظ کرتے تھے، کیسے انکے حصے کی وحی قلمبند کر سکتے ہیں؟

عمر ابن خطاب کے گھر میں ان بارہ اصحاب نے قران کی ترتیب و تالیف کرنا شروع کی، روز محشر، مسلمانوں کی زندگی کے فرائض، پرانے انبیاء کے قصے اور زندگی کے دوسرے مسائل کو قلمبند کیا جانے لگا، اور کل ملا کر چھ ہزار دو سو چھتیس آیات کو ایک سورتوں کی صورت میں غزال کی کھالوں پر لکھا گیا، اسکو پڑھ کر صحابہ کے سامنے پھر اس تدوین شدہ کتاب مصحف کو قریب -سنایا گیا اور اسکا نام مصحف یعنی تحریر شدہ آیات کی کتاب رکھا گیا بتیس ہزار لوگوں نے مستند قرار دیا، کہ یہ محمد کے الفاظ تھے اور بالکل ٹھیک ہیں

اعتراض نمبر چار

جب عمر ابن خطاب بارہ اصحاب کے ساتھ ملکر وحی کو قرانی شکل دے رہے تھے تو اسوقت نہ تو محمد موجود تھے، نہ ہی جبرائیل اور نہ ہی اللہ، ان تینوں کی غیر موجودگی میں کس نے وحی کو رری یعنی چیکنگ کے عمل سے گزارا؟ اگر نہیں گزارا تو پھر مین ممکن ہے کہ ان اصحاب نے پہلے تو پوری وحی کو قلمبند نہیں کیا اور اگر کیا بھی ہے تو اپنے تئیں کچھ جمع نفی کرنے کا اختیار رکھتے تھے، تو پھر قران کو سو فیصد وحی کیسے مانا جائے ؟

اعتراض نمبر پانچ

اس تدوین شدہ کتاب کو قران کا نام کیوں نہ دیا گیا؟ حالانکہ لفظ قران خود ستر مرتبہ اس کتاب میں موجود تھا، یہ کتاب جو آج ہمارے ہاتھ میں ہے اسکا نام قران کس نے رکھا؟ اگر اللہ یا نبی نے رکھا تو پھر عمر ابن خطاب یا کسی دوسرے کی کیا جرات کہ تدوین شدہ کتاب کا نام قران کی جگہ مصحف رکھا اگر اسکا نام پہلے سے ہی وحی کی صورت طے شدہ تھا

اعتراض نمبر چھ

وہ لوگ جنہوں نے مصحف کے تمام الفاظ کو سنا اور مستند قرار دیا وہ لوگ تو حافظان وحی میں سے نہ تھے تو وہ ان باتوں، الفاظ کو کس حیثیت میں مستند قرار دے سکتے ہیں؟

مصحف کا وہ نسخہ جو عمر ابن خطاب کے پاس تھا انکی فوتگی کے بعد انکی بیٹی حفصہ کے حصے میں آیا جو پیغمبر اسلام کی زوجہ بھی تھیں، مختلف جنگوں میں مسلمانوں کو معلوم ہوا کہ عراق کے باسی مصحف کو مختلف تلفظ سے پڑھتے ہیں، اور تلفظ کے معاملہ کو حل کرنے کے لئے عثمان ابن عفان نے ایک ٹیم بنائی جس نے یہ فیصلہ کیا کہ مصحف کا تلفظ قریش والوں کا ہوگا، کیونکہ محمد عربی کا تعلق بنی قریش سے تھا، جب مصحف کو حفصہ بنت عمر سے لایا گیا تو اس مصحف میں سورتیں ایک دوسرے سے واضح جدا نہ تھیں، تو علی ابن طالب نے سورتوں کو واضح جدا کروایا اور یہ کتاب مصحف علی کے نام سے مشہور ہوئی اس مصحف میں آیات اور سورتوں کی وہ ترتیب بدل گئی جو پہلے تھی، یعنی وحی کی ترتیب کو تبدیل کیا گیا

اعتراض نمبر سات

علی ابن طالب نے کس کی اجازت سے وحی کی تراتیب تشکیل دیں؟ کس نے کس بنیاد پہ اور کب اس کتاب جسکا نام مصحف تھا اسکا نام قران رکھا ہے؟

قران کی تدوین و ترتیب پہ میں نے جب بھی بحث کی تو مسلمان بھائی میرے اعتراضات کو رد کرنے کے لئے مختلف کتابوں کے حوالے جن کو وہ دلیل کہتے ہیں لا کر پیش کر دیے، جن کتابوں کے تراشہ جات مجھے بھیجے گئے ان میں "دلیل یہ تھی کہ "فلاں ابن فلاں نے کہاں کہ مجھے اللہ کی قسم، یہ بات محمد عربی کو میں نے کہتے ہوئے سنا ہے

مسلمان بھائی اس بات کا اندازہ کریں کہ انکے ساتھ کیا کیا گیا ہے، یعنی جن عقائد پہ آپ تن من دھن قربان کرنے کو تیار ہیں اور آپکو مصمم یقین ہے انکی بنیاد اللہ کی قسم طرح کی چیزوں پہ ہے، لہذا میری مسلمان بھائیوں سے التماس ہے کہ انفرادی طور پہ مندرجہ بالا اعتراضات کے جوابات ڈھونڈنے کی کوشش کریں اور فلاں ابن فلاں نے کہاں کہ مجھے اللہ کی قسم جیسے الفاظ کو دلیل کا پیمانہ مت بنائیں